سبیل الفلاح

یعنی : چند گزارشات اور مشورے دینی خدام کے لیے

محی السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم عمت فیوضہم
خلیفہ مجاز حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہ

زیر سرپرستی: یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ پوسٹ بکس نمبر: 2074 جامع مسجد قدسیہ
بالمقابل چڑیا گھر، شاہراہ قائد اعظم، لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر: 54000 ☎ 042 - 6370371
042 - 6373310

ناشر: انجمن احیاء السنہ (رجسٹرڈ) نفیر آباد، باغبان پورہ۔ لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر 54920
☎ 042-6861584 042-6551774

القولُ العزیز

راہبر تو بس بتا دیتا ہے راہ
راہ چلنا راہرو کا کام ہے
تجھ کو مُرشد لے چلے گا دوش پر
یہ ترا راہرو خیالِ خام ہے

مجذوبؔ رحمۃُ اللہ علیہ

سبیل الفلاح

چند گزارشات اور مشورے
دینی خدام کے لیے

●

مرتبہ

محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ **ابرار الحق** صاحب
دامت برکاتہم عمت فیوضہم

خلیفۂ مجاز

حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی صاحب نور اللہ مرقدہ

نقل کردہ : احقر محمد شعیب عفی عنہ بستوی
خادم مدرسہ اشرف المدارس، ہردوئی

●

ناشر

انجمن احیاء السنۃ (رجسٹرڈ)

نفیر آباد، باغبان پورہ، لاہور

نام کتاب ________ سبیل الفلاح

مصنف ________ محی السنّہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

کتابت ________ محمدؐ علی زاہد، لاہور

اشاعت سوم ________ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ

تعداد ________ ایک ہزار

ناشر ________ انجمن احیاء السنّہ (رجسٹرڈ) لاہور

پروسیس ________ الائیڈ گرافک سنٹر، نسبت روڈ۔ لاہور

ملنے کے پتے

لٹریچر کی ترسیل بذریعہ ڈاک صرف ان پتوں سے ہوتی ہے۔

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور

بالمقابل چڑیا گھر ○ شاہراہ قائد اعظم ○ لاہور

پوسٹ بکس نمبر: 2074 پوسٹ کوڈ نمبر: 54000 فون: 042-6373310

فیکس: 042-6370371

انجمن احیاء السنّہ (رجسٹرڈ) نفیر آباد ○ باغبانپورہ ○ لاہور پوسٹ کوڈ: 54920

042-6861584 - 6551774:

نگران اشاعت **ڈاکٹر عبد المقیم**

خلیفہ مجاز: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

32 راجپوت بلاک نفیر آباد، باغبانپورہ۔ لاہور فون: 042-6861584-042-6551774

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

اَمَّا بَعْدُ احقر ابرار الحق عرض کرتا ہے کہ احقر کو دینی مذاکرات کے سلسلے میں مختلف مقامات کی حاضری پر مدارس دینیہ کی زیارت کا بھی موقع ملا۔

اکابر کرام کی تعلیمات کے پیشِ نظر جن جن امور کی جہاں جہاں ضرورت محسوس ہوئی عرض کیا گیا جس کو پسند فرمایا گیا۔ ان امور کا تذکرہ مختلف مقامات پر ہوتا رہتا تھا۔ کئی حضرات نے دریافت فرمایا کہ یہ امور مجتمع طور پر مرتب ہیں یا نہیں؟ جواب نفی میں دیا گیا۔ قریب زمانہ میں بیرونِ ہند کے بعض حضرات نے اس نوع کے امور کو بہت اہتمام و توجہ سے سُنا اور کہا کہ ان کی بڑی ضرورت ہے اشاعت کی۔ اس لیے داعیہ ہُوا کہ ایسے امور کو ایک جگہ جمع کر دیا جاوے تاکہ بار بار تذکرہ کی بجائے یہ تحریر پیش کر دی جایا کرے۔ نیز بعض دفعہ بعض امور سے ذھول بھی ہو جاتا ہے پھر داعیہ ہُوا کہ اجتماع صَد سالہ کے موقع پر ان امور کی اشاعت ہو جاوے تو زیادہ بہتر ہے۔ وقت کی قلت اور مقامی طباعت کی صورت نہ ہونے کی وجہ سے فی الحال چند اہم امور پر اکتفاء کی گئی ہے۔

حسبِ مصالح و ضرورت اضافہ ہوتا رہے گا۔ حضرات منتظمین و مدرسین کرام سے درخواست ہے وہ مزید جن امور کو مناسب خیال فرماویں ان سے مطلع فرما دیں۔ جزاھم اللہ تعالےٰ۔ تاکہ آئندہ اشاعت میں ان کا اضافہ کیا جا سکے۔

ابرار الحق

۲۸ ؍ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ

۱۶ ؍ مارچ ۱۹۸۰ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱/ قرآن پاک کی عظمت اور محبت قلوب میں بٹھلانا کہ احکم الحاکمین اور محسنِ اعظم کا کلام ہے۔

۲/ تلاوتِ کلام پاک میں صحتِ حروف اور کھڑے پڑے کا خاص لحاظ رکھنا اور قاعدہ سے سانس توڑنے اور سانس توڑنے کے بعد تلاوت کرنے کا طریقہ سیکھنا یہ ضروری ہے اس میں کوتاہی کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

۳/ قرآن مجید کی تلاوت میں مستحسناتِ تلاوت یعنی اخفاء، اظہار تفخیم و ترقیق معرف مجہول وغیرہ کا اہتمام رکھنا بھی اہم ہے۔ جس طرح ہم نماز، روزہ، خیرات، حج میں مستحبات و نوافل کا اہتمام کرتے ہیں، اسی طرح تلاوت کے مستحبات کا اہتمام بھی مطلوب ہے۔ نیز جس طرح مکان، مسجد میں پلاسٹر کا اہتمام کرتے ہیں اور خورد و نوش میں انڈے ٹوسٹ مکھن و آئس کریم، برف کا اہتمام رکھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ ضروریاتِ زندگی میں سے نہیں ہے بغیر ان کے بھی کام چل سکتا ہے۔ اسی طرح تلاوت کے حُسن و جمال کی درستی کی بھی فکر چاہیے۔ اس کی طرف اہلِ صلاح حضرات کی توجہ کم ہے۔ میرے یہاں اہلِ علم و اہلِ صلاح حضرات تشریف لاتے ہیں توجہ دلانے پر وہ بطیبِ خاطر درجہ قاعدہ و ناظرہ والوں کے ساتھ بیٹھ کر تصحیح کرتے ہیں۔

ف: ایک بات یہ قابلِ غور ہے کہ ہم میں سے اکثر لوگوں کو ضروریاتِ زندگی مثلاً نمک شکر، غلّہ، مٹی کے تیل نیز چپّل و جوتا درست کرانے کے لیے بعض دفعہ لائن لگانی پڑتی ہے۔ سرِ بازار کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس میں

ہم کو تامّل نہیں ہوتا اور نہ شرم آتی ہے مگر تصحیحِ قرآن شریف میں اتنی شرم دامن گیر ہوتی ہے کہ تکمیل تصحیح سے محروم رہتے ہیں اس کا سبب یہی ہے کہ عظمت و محبت جیسی مطلوب ہے اس کی کمی ہے اس لیے اس کی طرف بھی توجہ چاہیے۔

۴ر سننِ مؤکدہ اہتمام اُمّتِ مسلمہ بلکہ صلحائے اُمّت میں جیسا چاہیے تھا اس کی بھی بہت کمی ہوگئی ہے۔ برسوں گذر جاتے ہیں نماز پڑھتے ہوئے، اذان دیتے ہوئے مگر سننِ نماز و اذان بلکہ سننِ وضو پورے طور پر یاد نہیں ہوتیں تو سُنّت کے موافق نماز و اذان کیسے ہو سکے گی خود ہی سوچئے۔ اس بات کی طرف دارالاقامہ والے مدارس کے حضرات کی توجہ خاص کی ضرورت ہے اس کا سہل طریقہ جس پر بفضلہ تعالےٰ توفیقِ عمل مل رہی ہے عرض کیا جاتا ہے وہ یہ کہ نمازِ فجر یا عصر کے بعد ایک سُنّت ایک دن بتلائی جاوے۔ مثلاً نماز میں سیدھا کھڑا ہونا چاہیے دوسرے دن پچھلی سُنّت اور آئندہ ایک سُنّت مثلاً دونوں پیروں کے درمیان چار اُنگل کا فاصلہ رکھنا۔ اسی طرح تیسرے روز پچھلی دو سنتیں اور ایک اگلی سُنّت مثلاً امام کی تکبیر کے ساتھ ساتھ مقتدیوں کو تکبیر کہنا۔ یہ ایک منٹ کا درس ہے۔ اسی کو احقر کہا کرتا ہے کہ ایک منٹ مدرسہ مساجد میں جاری کیا جاوے بعد دُعائے نمازِ عصر یا فجر ۱۵ روز میں ۱۵ سنتیں سب کو یاد ہو سکتی ہیں۔ اگر توجہ کی جاوے۔

۵ر برسوں ہو جاتے ہیں کہ نماز کے معنی یاد نہیں ہوتے ہیں اس کے لیے سہل طریقہ یہ ہے کہ ایک دن اللہ اکبر کے معنی بتلائے جاویں کہ اللہ سب سے بڑا ہے۔ دوسرے دن اللہ اکبر کے ساتھ سُبحان کے معنی بتلاتے جاویں کہ پاکی بیان کرتا ہوں۔ تیسرے دن اللہ اکبر و سُبحان کے معنی اور ربّی کے معنی کہ میرا پالنے والا ہے

بتلائیں - ہر روز تین یوم کے سبق کا اعادہ کیا جاوے مثل نمبر ۴ معمول رکھا جاوے - بعد فجر یا عصر ایک منٹ کا یہ بھی درس ہے - اذکار کے بعد پھر اعوذ سے سلسلہ شروع کیا جاوے چند سورتوں کے بعد دعائے قنوت و التحیات و درود شریف کے معنی بتلائے جاویں درود شریف کے معنی چھ سات یوم میں یاد ہو سکتے ہیں - ان کو پہلے یاد کرا دیں تو اچھا ہے -

۶/ سننِ عادیہ (غیر مؤکدہ) کا بھی اہتمام فرمایا جاوے - مثلاً سونے کی سُنّت، بیداری کی سنت، کھانے پینے کی سُنّت، طریقہ یاد کرنے کا نمبر ۴ میں بیان ہو چکا ہے -

۷/ ادعیہ مسنونہ اوقاتِ متفرقہ کی بھی یاد کرائی جاویں اس کے لیے مدرسہ کے اوقات میں ۱۰/ تا ۱۵/ منٹ کا وقت بہت کافی ہے - ۵/ منٹ میں بھی یہ کام ہو سکتا ہے

۸/ مشقِ نماز سنت کے موافق ہر درجہ کے طلباء کو کرائی جاوے اس طور پر کہ ایک طالب علم ہلکی آواز سے اذان کہے پھر اقامت کہے، دوسرا امام بنے، تیسرا طالب علم نگراں رہے ایک صف کا - ہر صف کا نگراں الگ رہے گا - درجہ کے اُستاد سب کی نگرانی کریں گے - دو رکعت نماز پڑھائی جاوے گی - دس منٹ بھی کافی ہیں - باری باری سے طلبہ خدمتِ اذان واقامت اور امامت ونگرانی انجام دیا کریں -

۹/ ادعیہ جو یاد کرائی جاویں ان کی مشق اہم ہے - مثلاً سجدہ میں داخل ہونے اور نکلنے پر بسم اللہ، درود شریف، دُعا زور سے پڑھنے کو کہا جاوے - جب کہ لوگ سنن نہ پڑھتے ہوں بار بار تلقین کی جاوے - اسی طرح دُعائے بیت الخلاء، کمرہ یا مدرسہ آنے جانے کھانے پینے کی بھی بار بار تاکید کی ضرورت ہے -

۱۰/ عربی کی مشق بھی کرائی جاوے اس طور پر کہ جو کلمات اساتذہ درجہ میں بولتے

ہیں اسی طرح مطبخ وغیرہ میں ان کو کاپی پر لکھ لیا جاوے۔ ان کی عربی بنوا دی جائے۔ ایک لفظ کے معنی ایک دن بتلائے جاویں۔ طلبہ و اساتذہ ان عربی کلمات کو آپس میں بولیں مثلاً قُوْمُوْا اِجْلِسُوْا اَسْلِمُوْا لَاتَكَلَّمُوْا فِی الْمَسْجِدِ بِكَلَامِ الدُّنْيَا۔

۱۱ر مشقِ اذان و اقامت و نمازِ جنازہ و جمعہ و عیدین بالغین کو کرانا۔ اذان کی عظمت و وقعت بتلانا اور اس کی عادت طلباء کرام کو ڈالنا۔

اذان میں متعدد غلطیاں ہوتی ہیں۔ مثلاً اِلٰہ رسول میں حرف مد کو بڑھانا، حَیَّ میں زبر کو کھینچنا۔ عَلَى الصَّلٰوةِ میں عین کو حذف کر دینا۔ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ میں صلوٰۃ کے لام کو بہت کھینچنا۔ اسی طرح لفظ اللہ اکبر میں اللہ کے لام کو مد طبعی سے زیادہ کھینچنا۔ شرح وقایہ میں اس قسم کی اغلاط کی طرف مجملاً توجہ دلائی گئی ہے۔ تکبیر میں ہر کلمہ پر سانس توڑ دینا، حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ میں حرکت تا، کو ظاہر کرنے کا عام رواج ہے جو صحیح نہیں ہے۔

۱۲ر فارسی عربی درجات بالخصوص اعلیٰ درجات کے داخلہ پر امتحان قرآن شریف میں بھی لیا جانا خامی پر ان کی تصحیح کا سلسلہ بھی درجہ قرآن شریف میں جاری کرانا۔ بعض جگہ دورے کے طلبہ میں لحن جلی کی غلطی ملی جو دیہات کے پڑھے ہوئے تھے۔

۱۳ر طلبہ کی عظمت، کہ مجاہد ہیں، تارکِ وطن ہیں، فرشتے پر بچھاتے ہیں، نیز ان سے محبت بھی کرنا کہ ذریعۂ معاش ہیں اور صدقۂ جاریہ کا باعث ہیں۔ جو معاملہ وزیر یا پیر کے بچہ کے ساتھ رکھا جاوے وہی معاملہ فقیر (عامۃ الناس) کے بچوں کے ساتھ رکھنا۔

۱۴ر منتظمین کرام اور اساتذہ کرام کے ساتھ عظمت اور محبت اور احترام کا معاملہ رکھنا

۱۵/ جھوٹ، غیبت، وعدہ خلافی، کسی کی چیز بلا اجازت استعمال کرنے، بدنگاہی بدگمانی، حسد و طمع، عُجب سے بچنے کا خاص اہتمام اور بار بار تلقین فرمانا۔

۱۶/ طلبہ کو دعوت کھانے اور کرنے اور ہدیہ کا لین دین کرنے اور امانت رکھانے سے احتیاط کی تاکید کرنا۔

۱۷/ مشاہرہ معلمینِ قرآن شریف کا صرف نحو منطق و ادب کے معلمین سے کم نہ ہونا۔ اسی طرح قاعدہ ناظرہ کی تعلیم دینے والوں کی اُجرت اُستاد حفظ سے کم نہ ہونا۔ زیادہ ہونے میں مضائقہ نہیں کہ محنت زیادہ پڑتی ہے۔ مدارِ تنخواہ ضرورت ہونا چاہیے نہ کہ علمی لیاقت۔

۱۸/ درسگاہِ درجۂ قرآن شریف اور فرش دیگر درجات کے لحاظ سے گھٹیا نہ ہونا چاہیئے بلکہ بہتر ہونا مناسب ہے۔ بڑی درسگاہوں میں دار القرآن و دار الحفظ کی مستقل عمارت ہونا زیادہ بہتر ہے۔

۱۹/ اساتذۂ درجۂ قرآن شریف کے تقرر کے وقت کسی صحیح خواں کے ذریعہ جانچ بھی کیا جاتا جیسا کہ صرف و نحو و منطق و ادب کی خاص خاص کتب کی تعلیم کے لیے اطمینان کیا جاتا ہے کہ وہ صحیح پڑھا سکیں گے یا نہیں۔ ایسا ہی اہتمام قرآن شریف کے لیے بھی ہونا چاہیئے۔

۲۰/ وضع قطع صلحات کے خاص اہتمام کی طرف توجہ رکھنا جس طرح عامۃ الناس اور پولیس کے ادنیٰ ملازم کانسٹیبل اور افسر کو وردی سے امتیاز ہوتا ہے۔ اسی طرح طلبائے کرام اور اساتذۂ کرام کو ایسی وضع سے رہنا چاہیے کہ نوبتِ تعارف نہ آوے۔ یہ مدرسۂ عربی کے طالب علم یا استاد ہیں۔ بہت ہی افسوس کا مقام ہے کہ مدارسِ دینیہ

کے طلبا۔ ہپّی کی وضع قطع میں نظر آویں۔ جس طرح تشبیہ یہود و نصارٰی و مجوس منع ہے اسی طرح تشبیہ ہپّی کا حکم ہے۔

ف : مدارس کے لیے صلحا۔ کی وضعوں میں کسی وضع کو حسبِ مصالح طلبہ کے لیے مقرر کرنا مناسب ہے اس کی اہمیت و عظمت بتلانے کی ضرورت ہے۔

جن اساتذہ کرام کی صحت میں خامی ہو ان کو مدرسہ کے صرفہ سے بھیج کر تصحیح کرانا۔

اساتذہ کرام کا اکابرِ کرام میں سے کسی سے تعلّق اصلاحِ نفس کا ہونا یہ اُن کے لیے بھی باعثِ خیر و برکت ہے اور مدارس کے لیے بہت ہی نافع ہے۔ اس کو درجہ شرط میں قرار دیا جاتے تو بہت بہتر ہے۔

مؤذنین، آئمہ، مدرسین، منتظمین حضرات کا مشاہرہ معقول مقرر ہونا کہ ضروریات میں تنگی نہ ہو اس کے بارے میں ان سے دریافت کر لینا مناسب ہے۔

ایسے مراکز قائم کیے جاویں جہاں آئمہ مساجد و مؤذنین و مدرسین کی تربیت کا نظم ہو اور وہاں سے مؤذنین و آئمہ و مدرسین کا انتظام ہونا۔

طلبہ کی شرارت و بے ادبی پر صبر و تحمل کا اہتمام رکھنا ان کو مثلِ شہزادہ یا پیر زادہ سمجھ کر معاملہ کرنا اور دین کی اشاعت کے سلسلہ میں جو تکالیف سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلّم نے برداشت کی ہیں اُن کو سوچنا، غصّہ فرو ہونے پر فہمائش یا تادیب مناسب کرنا۔

قاعدہ کی ہر تختی کے ختم پر امتحان لینا۔ ناظرہ میں سُورۃ بقرۃ تک ہر ربع پر، پھر پارہ پر امتحان لینا۔ حفظ میں پارہ کے ختم پر امتحان لینا، پھر ہر منزل کے ختم پر بشرطِ یاد ترقی دینا۔

آموختہ پر توجہ زیادہ رکھنا سُورۃ بقرۃ تک نصف پارہ، سُورۃ نساء تک پون،

پھر منزل دوم میں ایک پارہ سوم وچہارم میں سوا پارہ پنجم وششم میں ڈیڑھ پارہ ہفتم میں پونے دو ختم پر دو پارے یا زیادہ سُننا۔

امتحان سہ ماہی وششماہی وسالانہ کسی ماہر سے دلوانا خواہ صرفہ کتنا ہی ہو اس سے تعلیمِ مدرسہ میں ترقی ہوتی ہے۔ باہر کا شخص ہو تو زیادہ اچھا ہے۔

ایک مدرسہ میں پندرہ ہزار روپے سالانہ کا صرفہ تھا بچّوں کے حروف بھی صحیح نہ تھے۔ ممتحنین مقامی حضرات ہوتے تھے۔

مساجد کی تزئین میں ناجائز اُمور سے بچنے کا اہتمام رکھنا۔ مثلاً بدبودار تیل جلانا یا بدبودار رنگ کا پینٹ کرانا یا اتنے قریب میں پیشاب خانہ بنانا کہ بُو مسجد تک آوے یا مسجد میں سونا۔

مساجد میں چھوٹے بچوں کو تعلیم دینا یا اُجرت کے ساتھ تعلیم دینا اس سے اجتناب کرنا چاہیے (منیۃ الساجد فی آداب المساجد میں تفصیل سے احکام لکھے گئے ہیں اس کو ضرور دیکھا جاوے)

نماز لاوڈ اسپیکر سے پڑھانے سے احتیاط کرنا چاہیے اکابر نے منع کیا ہے گو نماز ہو جاتی ہے۔ (دیکھئے رسالہ مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور فتاویٰ رحیمیہ)

بیمار طلبہ کی خاطر دیکھ بھال، دل جوئی و راحت رسانی کی فکر کا اہتمام کرنا۔ علاج بہتر سے بہتر کرانا۔

صفائی سُتھرائی کا مدرسہ و دارالاقامہ میں خاص اہتمام رکھنا۔ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ کو بار بار بتلایا جاوے۔

کاغذ کا بھی کوئی ٹکڑا مدرسہ یا دارالاقامہ کے حدود میں نظر نہ آنا چاہیے۔ کوڑا

دان الگ لگے اور کاغذ دان الگ۔

جماعت و تکبیر اولیٰ کا اہتمام نیز نماز تعدیلِ ارکان کے ساتھ ادا کرنے کی فکر رکھنا اور طلبہ کو خاص طور سے بار بار تاکید رکھنا۔

دین کی جو بات سُنی جاوے اپنے متعلقین کو بتلانا نیز گھر میں ایک سُنّت کا مذاکرہ متعلقین کو جمع کر کے کرنا۔

مساجد میں دس پندرہ منٹ ہر نماز کے وقت تصحیح کلام پاک کا وقت مقرر کرنا۔

اَمرد (نو عمر بلا ریش) کو خلوت میں آنے سے سختی سے روکنا اور ان سے خدمت لینے سے سخت احتیاط رکھنا لازم ہے۔

طلبہ کی تادیبِ ضربی سے حتی الوسع احتیاط کرنا بشرطِ ضرورت تادیبِ حدود کے اندر رہنا۔

صفائی و ستھرائی کا معائنہ بِلا اطلاع کرنا۔

گاہ بگاہ گھروں پر مستورات کو دینی باتوں کے سُنانے کا نظام قائم کرنا بذریعہ امام مسجد ورنہ کسی دوسرے مناسب شخص کے ذریعہ۔

اکابر اہلِ حق کی سیرت کا مطالعہ ان کے ملفوظات و مواعظ دیکھنے کا کم از کم چار صفحے یومیہ کا معمول مقرر کرنا بالخصوص حضرت حکیم الامّت مولانا الشاہ اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ کے ملفوظات و مواعظ کو اہتمام کے ساتھ دیکھنا ان سے اصلاح میں بڑی مدد ملتی ہے۔ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات صفحہ ۵۶ پر ہے۔ حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ بس میرا دل یہ چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح

ان کی تعلیم عام ہو جائے گی۔

مساجد میں کسی نہ کسی کتابِ دینی سُنانے کا سلسلہ ہونا خواہ پانچ ہی منٹ ہو۔ بالخصوص آدابِ و احکامِ مسجد بتلانا جس کے لیے منیۃ الساجد فی آداب المساجد مصنفہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مناسب ہے۔ دیگر مضامین کے لیے کتب حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا زکریا صاحب شیخ الحدیث مدظلہ، سُنانا۔

تبلیغ و تعلیم، تزکیہ میں لگنا دین کا کام ہے جو جس شعبہ میں مصروف ہو دوسرے شعبہ والوں سے حُسنِ ظن رکھے اور حتی الوسع تعاون کرے۔

ارشادِ ربانی ہے تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى یعنی نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔

جس دینی کام میں مصروف ہو اس کی بڑائی دوسرے دینی کاموں پر نہ ظاہر کرے اس سے مخالفت بڑھتی ہے۔ تعارف کا کام کیا جاوے۔ تفاضل سے تقابل پیدا ہوتا ہے دوسرے شعبۂ دینی میں مشغول ہونے والوں کی خدمات کو بھی سراہا جاوے اس سے تعلق دوسروں کو پیدا ہوتا ہے۔ رفیق بنتے ہیں بجائے فریق بننے کے۔

تبلیغ سے وجودِ اعمال ہوتا ہے دین کی طرف لوگ متوجہ ہوتے ہیں۔ ارکانِ دین کا اہتمام بڑھتا ہے نیز تعلیم سے بھی وجودِ اعمال ہوتا ہے۔ حفّاظ، قرا، علماء پیدا ہوتے ہیں۔ مگر قبولِ اعمال تزکیہ سے ہوتا ہے اس لیے اس کی فکر چاہیے۔ تزکیہ کاملین سے تعلق کرنے سے ہوتا ہے۔

تعلق کاملین کا تعلق یہ ہے کہ اوّلاً اعتقاد پھر ہدایات پر عمل، پھر اطلاع و اتباع ہونا

اسی کو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ؎

چار شرطیں لازم ہیں استفاد کے لیے
اطلاع و اتباع و اعتقاد و انقیاد

ہر شخص یہ سوچے کہ جنت وطن اصلی ہے اور قبرستان اسٹیشن اور قبر وطن جانے کی گاڑی ہے۔ وطن کا سفر آسان ہوتا ہے دین کے علم سے اور طے ہوتا ہے عمل سے یہ طلبہ کو بھی خوب یاد کرایا جاوے۔

وہ باتیں جن سے عامۃ المسلمین، دینی خدام (عالم، مدرس، مبلغ، واعظ، مصلح) سے جلد بیزار ہو جاتے ہیں۔

۱ر نماز جماعت کی پابندی نہ کرنا۔ ۲ر نماز کے رکوع وسجدہ کو اطمینان سے ادا نہ کرنا۔ ۳ر بلا عذر شرعی غیر مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا۔ ۴ر جن دیہات میں جمعہ جائز نہیں وہاں جمعہ پڑھنا۔ ۵ر قرآن پاک صحیح نہ پڑھنا۔ ۶ر تراویح و وعظ پر اُجرت لینا۔ ۷ر شرعی ڈاڑھی نہ رکھنا۔ ۸ر ٹخنوں سے نیچے پائجامہ یا لنگی رکھنا۔ ۹ر شرعی پردہ نہ کرنا ۱۰ر غیبت کرنا۔ ۱۱ر بیجا غصّہ کرنا۔ ۱۲ر غصّہ میں زبان و ہاتھ قابو میں نہ رکھنا۔ ۱۳ر طمع و لالچ کا اظہار کرنا۔ ۱۴ر اپنی غلطی کو تسلیم نہ کرنا۔ ۱۵ر حق بات کہے نہ ماننا ۱۶ر مشورہ نہ ماننے پر ناراض ہونا۔ ۱۷ر حسد کرنا۔

آپ سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان گزارشات کو قبول فرمائیں اور اس ناکارہ کے لیے ذریعۂ نجات بنا دیں۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط

والسلام

ابرار الحق ۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۴[illegible]ھ

امور عشرہ برائے اصلاح معاشرہ

از محی السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم

یعنی وہ دس امور جن کے التزام سے دین کے دوسرے
احکام کی پابندی کی توفیق انشاء اللہ ملیگی

۱، تقویٰ اور اخلاص کا اہتمام۔ تقوی کا خلاصہ یہ ہے کہ فرائض وواجبات وسنن مؤکدہ کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے بچنا، اخلاص کا حاصل یہ ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہی کرنا۔

۲، ظاہری گناہوں میں سے بدنگاہی، بدگمانی، غیبت، جھوٹ، بے پردگی اور غیر شرعی وضع قطع رکھنے سے خصوصاً بچنا۔

۳، اخلاق ذمیمہ ورزیلہ میں سے بے جا غصہ، حسد، عُجب، تکبر، کینہ اور حرص و طمع پر خصوصی نگاہ رکھنا۔

۴، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا انفراداً واجتماعاً بہت اہتمام رکھنا۔ ان کے احکام اور

آداب کو بھی معلوم کرنا۔ فضائل تبلیغ میں سے حدیث نمبر ۳ تا ۷ کو بار بار پڑھنا بالخصوص حدیث نمبر ۵ کو۔

۵۔ صفائی ستھرائی کا التزام رکھنا۔ بالخصوص دروازوں کے سامنے جن میں مساجد و مدارس کے دروازے خصوصاً توجہ کے مستحق ہیں ان کے سامنے زیادہ اہتمام صفائی کا رکھنا۔

۶۔ نماز کی سنن میں سے قرأت، رکوع، سجدہ اور تشہد میں انگلی اٹھانے کے طریقہ کو سیکھنا نیز اذان واقامت کی سنن کو توجہ سے معلوم کرکے ان پر عمل کی مشق کرنا۔

۷۔ سنن عادات کا بھی خاص خیال رکھنا، مثلاً کھانے پینے، سونے جاگنے، ملنے جلنے وغیرہ مسنون طریقہ پر عمل کرنا۔

۸۔ کم از کم ایک رکوع کی تلاوت روزانہ کرنا اور اس میں کلام پاک کے حُسن وجمال کی زیادہ سے زیادہ رعایت کرنا۔ یعنی قواعد اخفاء، واظہار، معروف ومجہول وغیرہ کا لحاظ رکھنا اور درود شریف کم از کم ۱۱ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنا، ایک تسبیح کسی نماز کے وقت تین سو مرتبہ روزانہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

۹۔ پریشان کن حالات ومعاملات میں یہ سوچ کر شکر کرنا کہ اس سے بڑی مصیبت و پریشانی میں مبتلا نہیں ہوا۔ مثلاً بخار آنے پر یہ سوچنا کہ پیشاب تو بند نہیں ہُوا ہے، فالج، جنون اور قلبی امراض سے تو بچا ہُوا ہوں نیز یہ اعتقاد رکھنا کہ بیماری سے گناہ معاف ہو رہے ہیں یا اس پر اجر وثواب ہو گا۔

۱۰۔ اپنے شب و روز کے اعمال کا شرعی حکم معلوم کرنا جن کا علم نہیں ہے کہ آیا وہ اوامر یعنی فرض، واجب سُنتِ موکدہ، سُنت غیر موکدہ، مستحب و مباح میں سے ہیں یا نواہی یعنی کفر و شرک، حرام، مکروہ تنزیہی یا تحریمی میں سے اور جو اعمال خدانخواستہ منکرات کے قبیل سے معلوم ہوں ان کو جلد از جلد ترک کرنا۔

امورِ سبعہ برائے تحصیل تسہیل عشرہ مذکورہ

مندرجہ ذیل سات باتوں کے اہتمام سے امورِ عشرہ مذکورہ بالا پر عمل میں ان شاء اللہ سہولت ہو گی

ا : دُعا کا خاص اہتمام کرنا۔ بالخصوص فرض نمازوں کے بعد اور اسی طرح تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد۔

ب : اللہ تعالےٰ کے انعامات کو سوچنا (کم از کم ۵ منٹ) مثلاً انسان بنایا، پھر معاش ایسی دی کہ لاکھوں سے بہتر حالت ہے، پھر نعمتِ ایمان دے کر کروڑوں بلکہ اربوں سے بہتر بنایا، اس کے بعد خصوصی نعمتوں کو سوچے۔

ج : مطالعہ سیرتِ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم مثلاً سیرت خاتم الانبیاءؐ (اوجز السیر) مولفہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ (مفتیٔ اعظم پاکستان) و مطالعہ سیرت صحابہ راشدین رضی اللہ عنہم و اولیاء فائزین رحمہم اللہ تعالےٰ۔

د : اہتمام صحبت صالحین و متقین۔

ھ : محبت کاملین و محبین۔

و : مکاتبت با عاملین و مصلحین۔

ز : مطالعہ کتب و ملفوظاتِ اکابرین بالخصوص ۱، اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ۲، جزاء الاعمال ۳، حقوق الاسلام ۴، حیوٰۃ المسلمین ۵، حکایاتِ صحابہ۔ ۶، تبلیغ دین محشّیٰ ۷، فضائل تبلیغ ۸، الافاضات الیومیہ ۹، حسن العزیز ۱۰، انفاس عیسیٰ ۱۱، سلسلۂ مواعظ التبلیغ۔

القول العزیز

ترکِ دُنیا کر، نہ ہر لذّت کو چھوڑ
معصیّت کو ترک کر غفلت کو چھوڑ
نفس و شیطان لاکھ درپے ہوں مگر
تُو نہ ہرگز ذکر اور طاعت کو چھوڑ

مجذوبؒ

لطفِ دُنیا کے ہیں گنے دن کے لیے

کھو نہ جنّت کے مزے ان کے لیے

یہ کیا اے دل تو بس پھر یوں سمجھ

تو نے ناداں گُل دیئے تِنکے لیے

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ